بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام
اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(1) زید نامی ایک شخص نے عمر سے ایک گاڑی خریدی، جبکہ عمر نے پہلے زید کو اس کار کی تصویر۔ انٹرنیٹ میں دکھا چکا ہے اور زید نے اس وقت پسند کیا تھا۔
تو کیا کار پر قبضے کے بعد زید کو خیار الرویہ حاصل ہوگا یا نہیں؟

(2) زید پر سجدہ تلاوت واجب تھا مگر ابھی اسکو اداء نہیں کیا تھا وہ مر گیا۔ تو اب زید کے ورثاء اس کا کفارہ مال دیکر ادا کریں گے یا کسی اور طریقے سے براۓ مہربانی مع دلیل تحریر فرمائیں

المستفتی
اورنگزیب
درجہ سابعہ

5/5 | 10/885
24
9
6/4
2006

# رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

| عنوان تبویب | مضمون سوال وجواب | نام وپتہ مستفتی | تاریخ نقل فتاویٰ | فتویٰ نمبر مع رجسٹر |
| --- | --- | --- | --- | --- |

انٹرنیٹ پر گاڑی کی تصویر دیکھنے سے خیار رؤیت ختم نہیں ہوتا

الجواب حامداً ومصلیاً

(1) صورت مسئولہ میں صرف زید کے کار کی تصویر انٹرنیٹ (Internet) پر دیکھ کر پسند کرنے سے اس کا خیار الرؤیۃ شرعاً ختم نہیں ہوا۔ کیونکہ انٹرنیٹ (Internet) پر کار کی تصویر کا عکس تھا، اور کسی چیز کا عکس دیکھنے سے خیار رویت باطل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر چیز کی رویت اس کے مقصود کا علم حاصل کرنے سے ہوتی ہے۔

وفی الهندیة: (۶۳/۳)

"ولو رأى ما اشتراه من وراء زجاجة أو مرآة أو كان المبيع على شفا حوض فنظره فى الماء فليس ذالك برؤية وهو على خياره كذا فى السراج الوهاج۔"

وفی رد المحتار: (۱۱۲/۷)

"وفى التحفة: لو نظر فى المرآة فرأى المبيع، قالوا: لا يسقط خياره لأنه ما رأى عينه بل مثاله۔"

وفی فتح القدیر: (۵۳۲/۵)

"لا بد من كون المراد فى الحديث بالرؤية العلم بالمقصود فهو من عموم المجاز، عبر بالرؤية عن العلم بالمقصود فصارت حقيقة الرؤية من افراد المعنى المجازى وهذا لوجود مسائل اتفاقية لا يكتفى بالرؤية فيها مثل ما إذا كان المبيع مما يعرف بالشم كمسك اشتراه وهو يراه فإنه إنما يثبت الخيار له عند شمه فله الفسخ عند شمه بعد رؤيته۔"

وفی مجلة الأحكام العدلية: (۶۲/۱)

"المراد من الرؤية فى بحث خيار الرؤية هو الوقوف على الحال و المحل الذى يعرف به المقصود الأصلى من البيع، مثلاً الكرباس و

# رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

| فتویٰ نمبر مع رجسٹر | تاریخ نقل فتاویٰ | نام و پتہ مستفتی | مضمون سوال و جواب | عنوان تبویب |
|---|---|---|---|---|

القماش الذی یکون ظاهره و باطنه متساویین تکفی رؤیة ظاهره
والقماش المنقوش والمدرب تلزم رؤیة نقشه ودروبه الخ"

(۲) سجدہ تلاوت میں واجب ہونے کے بعد اتنی تاخیر کرنا کہ ادا نہ ہو سکے، گناہ کا کام ہے۔ اب جب زید نے سجدہ ادا نہیں کیا اور فوت ہو گیا ہے، تو صحیح قول کے مطابق اس کا کوئی مالی کفارہ یا فدیہ نہیں ہے۔ البتہ اگر اس نے وصیت کی ہو، تو اس کے ترکے کے تیسرے حصے میں سے، یا اس کے ورثاء میں سے کوئی اپنی طرف سے فدیہ ادا کرنا چاہے، تو ہر سجدہ کے بدلے میں پونے دو سیر گندم دیا جائیگا۔

سجدۂ تلاوت کا کوئی مالی کفارہ نہیں

وفی التاتارخانیة: (۱/۷۹)

ولو وجب علیه سجدة التلاوة فلم یسجدها حتی مات یعطی لکل سجدة منوین من الحنطة کما فی الصلاة، والصحیح أنه لا یجب"

وفی رد المحتار: (۲/۶۵م)

"قوله (وکذا حکم الوتر) لأنه فرض عملی عنده خلافاً لهما ط. ولا روایة فی سجدة التلاوة أنه یجب أو لا یجب کما فی "الحجة" و الصحیح أنه لا یجب کما فی الصیرفیة."

وفی الدر المختار: (۲/۶۵م)

(ولو مات وعلیه صلوات فائتة وأوصی بالکفارة یعطی لکل صلاة نصف صاع من بر) کالفطرة (وکذا حکم الوتر) والصوم وإنما یعطی (من ثلث ماله)۔ واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

تاج محمد کوہستانی عفرلہ
دارالافتاء۔ دارالعلوم کراچی ۱۴
۳/۵/۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفراللہ
۳/۵/۱۴۲۷

الجواب صحیح
محمد عبداللہ